REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷ — شمارہ ۱

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. Pin 143516.

۲۴ محرم الحرام ۱۳۹۸ ہجری ◉ ۵ صلح ۱۳۵۷ ہش ◉ ۵ جنوری ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے آنے والے مہمانوں کی زبانی مورخہ یکم جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔" الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲ صلح (جنوری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

الحمد للہ!!

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۸۵ واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

ڈیڑھ لاکھ پروانوں کا عظیم روحانی اجتماع ◉ ۳۵ بیرونی ممالک کے نمائندہ وفود کی والہانہ شرکت!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے تینوں روز بصیرت افروز خطاب فرمایا!

جلسہ سالانہ ربوہ کے معاً بعد انڈونیشیا، انگلستان، امریکہ، نائیجیریا، غانا اور ملیشیا کے وفود کی قادیان میں آمد

معزز مہمانوں کے اعزاز میں استقبالیہ جلسہ اور نمائندگان کی ایمان افروز تقاریر

مرتبہ :- محمد انعام غوری

قادیان ۳۰ فتح (دسمبر) آج مغرب سے کچھ دیر قبل انڈونیشیا۔ امریکہ۔ نائیجیریا اور غانا وغیرہ کے وفود پر مشتمل ایک قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ سے فراغت کے بعد واہگہ بارڈر کے راستے قادیان پہنچا۔

ان معزز مہمانوں کی زبانی جو خوشخبری ہمیں موصول ہوئی وہ یہ ہے کہ ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۸۵ واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ مہمانوں نے بتایا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کے تینوں روز جلسہ گاہ میں تشریف لا کر حاضرین سے بصیرت افروز خطاب فرماتے رہے۔ چنانچہ پہلے دن حضور انور نے قریباً ایک گھنٹہ تک افتتاحی تقریر فرمانے کے بعد افتتاحی دعا فرمائی۔ دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں قریباً پونے دو گھنٹے تقریر فرمائی۔ اور جلسہ سالانہ کے آخری روز کے آخری اجلاس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق دو گھنٹے سے زائد روح پرور خطاب فرمایا۔

مہمانوں نے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ بفضلہ تعالیٰ اس سال حاضرین کی تعداد گزشتہ سال کی نسبت ۲۰ ہزار زائد رہی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ڈیڑھ لاکھ پروانوں نے اس الٰہی جلسہ میں شرکت کی سعادت و توفیق پائی۔

امسال خاص طور پر احمدی احباب کے علاوہ پاکستان کے مختلف علاقوں سے سینکڑوں کی تعداد میں غیر احمدی تعلیم یافتہ افراد بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آئے اور بہت اچھا اثر لے کر واپس ہوئے۔ اس موقعہ پر بہت سی بیعتیں بھی ہوئیں۔ چنانچہ ایران کے ایک معزز ڈاکٹر جو اہل سنت والجماعۃ سے تعلق رکھتے تھے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد جماعتی لٹریچر کے مطالعہ نظام جماعت اور خلافت کی برکات سے اس قدر متاثر ہوئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا موقعہ ملتے ہی بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق بیرونی ممالک کے نمائندہ وفود کی جلسہ سالانہ میں شرکت کا جو سلسلہ گزشتہ تین چار سالوں سے جاری ہے بفضلہ تعالیٰ اس میں بھی سال بہ سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ امسال جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز اعلان فرمایا، ۳۱ بیرونی ملکوں کے نمائندہ وفود نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق پائی۔ الحمد للہ۔

ریڈیو کی خبریں سننے والے احباب جانتے ہیں کہ $\frac{۲۳}{۲۴}$ دسمبر سے شمالی پنجاب کا موسم کافی خنک ہو گیا اور مطلع ابر آلود ہونے کے ساتھ ساتھ بارش کا سلسلہ بھی چلتا رہا۔ اور خصوصاً $\frac{۲۵}{۲۶}$ دسمبر کو خبروں کے مطابق پنجاب بھر میں بارش ہوتی رہی۔ اور ہم سوچ رہے تھے کہ پتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے ربوہ میں جلسہ سالانہ کے لئے کس طرح کا موسم عطا کیا ہوگا۔ چنانچہ بعد نمازِ جمعہ جب مکرم بشارت احمد صاحب آف لندن جلسہ سالانہ ربوہ کے حالات سنا رہے تھے تو حاضرین کا پہلا سوال یہ تھا کہ جلسہ کے دنوں میں موسم کیسا رہا؟ معزز مہمان کی زبانی یہ خوشخبری سن کر کہ بفضلہ تعالیٰ جلسہ کے تینوں روز موسم خوشگوار رہا، بے اختیار حاضرین کی زبانوں پر (مسلسل صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۞

الحمد للّٰہ اور سبحان اللّٰہ کے الفاظ جاری ہوگئے۔ آپ نے بتایا کہ جلسہ سے قبل معمولی بارش ہوئی جس کے نتیجہ میں یہ فائدہ ہوا کہ سڑکوں اور راستوں کی گرد وغبار دُور ہوگئی۔ اور جب جلسہ شروع ہوا تو موسم صاف تھا اور دھوپ نکل آئی تھی۔ جلسہ کے دُوسرے روز بھی موسم صاف رہا۔ البتہ جلسہ کے تیسرے روز مطلع ابر آلود تو رہا لیکن بغیر چھت کے اس عظیم رُوحانی اجتماع کو دیکھ کر جو گھاس کے فرش پر ربّانی باتوں کے سُننے کے لئے مشتاقانہ بیٹھے ہوئے تھے۔ بادل برسنے سے رُکا رہا۔ فالحمد للّٰہ حمداً کثیراً۔

معزز مہمانوں نے بتایا کہ اگرچہ حکومت نے جماعت کے سکول وکالج کی عمارتوں کو مہمانوں کے لئے خالی نہیں کروایا تھا۔ تاہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت نے مہمانوں کی رہائش کے لئے کافی عمدہ انتظام کر رکھا تھا۔ چنانچہ اب تک ربوہ میں جدید طرز کے چھ گیسٹ ہاؤس تعمیر ہو چکے ہیں۔ اور اسی طرح کئی بیرکیں بھی مردوں اور عورتوں کی الگ الگ رہائش کے لئے تعمیر ہو چکی ہیں۔ مزید گیسٹ ہاؤس وغیرہ کی بر کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

جامعہ احمدیہ ربوہ کے نئے فارغ التحصیل مبلغ مکرم منیر الاسلام صاحب آف انڈونیشیا کی زبانی ہمیں کافی معلومات حاصل ہوئیں، انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس مرتبہ ایک اور لنگر خانہ زائد کیا گیا۔ اس طرح اس سال چار بڑے بڑے لنگر خانوں میں مہمانوں کا کھانا تیار کروایا جاتا رہا!

مورخہ ۲۹ دسمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمام غیر مُلکی مہمانوں کے لئے کھانے کی دعوت کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور حضور انور نے اپنے خادموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا۔

جیسا کہ قارئین بدر گذشتہ اشاعت میں یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ امریکن وفد تو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے بعد ربوہ کے سالانہ جلسہ میں شریک ہوا۔ لیکن بعض دیگر ممالک کے وفود جو جلسہ سالانہ قادیان میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ وہ ربوہ کے جلسہ میں شرکت کے بعد جماعتِ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کی زیارت کے شوق میں آج یہاں وارد ہوئے۔ چنانچہ لندن کے ایک دوست مکرم بشارت احمد صاحب مع اہل وعیال اور نائیجیریا کے تین دوست اور ملیشیا کے ایک دوست، جمعہ کی نماز سے قبل ہی قادیان پہنچ گئے جبکہ انڈونیشیا اور دیگر ممالک کے وفود پر مشتمل قافلہ مغرب کی نماز سے کچھ دیر قبل قادیان پہنچا۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے مکرم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ اور عزیز سعادت احمد صاحب وغیرہ معزز مہمانوں کے استقبال اور بارڈر سے سواری کر کے انہیں قادیان لانے کے لئے واہگہ بارڈر پر صبح ہی چلے گئے تھے۔ چنانچہ بارڈر سے دو ویگنوں کے ذریعہ انہیں قادیان پہنچایا گیا۔ اس قافلہ میں انڈونیشیا کے دس مرد اور چودہ عورتیں۔ غانا کے چار مرد اور ایک خاتون۔ اور امریکہ کے تین دوست تشریف لائے۔ انڈونیشیا کی بعض معمر عورتیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں جنہوں نے اتنا لمبا سفر کر کے ربوہ کے جلسہ کے بعد اتنی سردی کے موسم میں قادیان کے مقدس مقامات اور شعائر اللہ کی زیارت کے لئے اس قدر تکلیف اُٹھا کر تشریف لائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان واخلاص میں بہت بہت برکت دے۔ آمین۔

بعد نمازِ مغرب وعشاء مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی صدارت میں ان معزز مہمانوں کے اعزاز میں ایک استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد نے مہمانوں کی خدمت میں انگریزی میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اور اُن کی قادیان میں آمد پر خوش آمدید کہا اور بتایا کہ آپ کی اتنے دور دراز علاقوں سے مرکزِ سلسلہ قادیان میں آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔

ایڈریس کے بعد نائیجیریا کے نمائندہ مکرم وزیر عبدو صاحب نے تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے آپ نے اپنی جماعت کی طرف سے احبابِ قادیان کو السلام علیکم پہنچایا۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی بشارتوں کے مطابق بفضلہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ روز بروز ترقی کرتی جارہی ہے۔ اور دُنیا کے کناروں تک آپ کی تبلیغ پہنچ چکی ہے۔ اور جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور اس بین الاقوامی ترقی کا نظارہ اور ایک جھلک ربوہ کے سالانہ جلسہ میں ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے آئے ہیں۔ آخر میں آپ نے اپنے لئے اور جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے احباب کے لئے دُعا کی درخواست کی۔

بعدہٗ انڈونیشیا کے وفد کے نمائندہ مکرم منیر الاسلام صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے بھی انڈونیشیا کی جماعت ہائے احمدیہ کے افراد کی طرف سے احبابِ قادیان کو سلام پہنچایا۔ اور بتایا کہ بفضلہ تعالیٰ انڈونیشیا میں نوّے فیصد مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اور سولہ ہزار احمدی ہیں۔ اور اس امر کا خاص طور پر ذکر فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ تبلیغ کا دائرہ وسیع کرے سو اس کے مطابق ہم وہاں جا کر تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسیع کریں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

آپ نے بتایا کہ اس دفعہ ربوہ کے جلسہ میں انڈونیشیا سے بیس[20] عورتیں اور پندرہ[15] مرد شریک ہوئے۔ قادیان میں اپنی آمد اور اس کے رُوحانی اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دارالامان میں وارد ہو کر ان چند ہی گھڑیوں میں مَیں اپنے اندر ایک عجیب سرور اور رُوحانی تبدیلی محسوس کر رہا ہوں۔ جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ آخر میں آپ نے انڈونیشیا میں جماعتِ احمدیہ کی ترقی کے لئے خاص طور پر دُعا کی تحریک کی۔

اس کے بعد جماعتِ احمدیہ غانا کے نمائندہ مکرم عبد اللہ ناصر صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور قرآنِ کریم کی آیت ھو الذی بعث فی الامّیین رسولاً منھم ...... الآیہ تلاوت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کیا۔ اور افریقہ میں مولانا عبد الرحیم صاحب نیّر کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے وہاں پر جماعتِ احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا ذکر کیا اور غانا کے پانچ لاکھ احمدیوں کی طرف سے احبابِ قادیان کو سلام پہنچایا۔ اور خاص طور پر امیر جماعتِ احمدیہ غانا مکرم عبد الوہاب صاحب آدم کی طرف سے بھی سلام پہنچایا۔ اور دُعا کی درخواست کی۔ آپ نے بتایا کہ بفضلہ تعالےٰ اس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ قرآنِ کریم کی جو خدمت کر رہی ہے اس کی نظیر دُنیا میں نہیں ملتی۔ یہ جماعتِ احمدیہ ہی کی برکت ہے کہ قرآنِ کریم کے تراجم اپنی زبان میں آج ہمارے ہاتھوں میں ہیں۔

آخر میں مکرم بشارت احمد صاحب آف لندن جنہوں نے بعد نمازِ جمعہ جلسہ سالانہ ربوہ کے حالات اور اپنے نیک تاثرات سے حاضرین کو محظوظ کیا تھا، آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے رُوح پرور خطاب کے ٹیپ کا کچھ حصہ لاؤڈ اسپیکر کی مدد سے حاضرین کو سُنایا۔ بعدہٗ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے ہر سہ مقررین کی انگریزی تقاریر کا اُردو میں خلاصہ احباب کو سُنایا۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے دُعا فرمائی۔ دُعا کے بعد تمام احباب دیر تک اپنے معزز مہمانوں سے ملاقات کرتے رہے۔

مورخہ ۳۱ دسمبر ۷۷ء کو جماعتِ احمدیہ انگلستان کے ۱۲ افراد پر مشتمل قافلہ جس میں مرد، عورتیں اور بچے شامل ہیں۔ واہگہ بارڈر کے راستے ایک وین کے ذریعہ مغرب کے وقت قادیان پہنچا۔ بعد نمازِ مغرب وعشاء محترم مبارک احمد صاحب ساقی جنہیں کئی سال تک مغربی افریقہ و یورپ کے ممالک میں تبلیغِ اسلام کی سعادت ملی، آپ نے جلسہ سالانہ ربوہ کے ایمان افروز کوائف سُنائے۔ (جن کا خلاصہ بھی اُوپر درج کر دیا گیا ہے) اور ساتھ آنے والے ممبران کا تعارف کروایا۔

کچھ مہمان اگلے ہی دن یعنی مورخہ ۳۱/۱۲/۷۷ کو واپس روانہ ہو گئے اور کچھ یکم جنوری کو واپس روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں اُن کا حافظ وناصر رہے۔ آمین۔

مورخہ ۳۱/۱۲/۷۷ کو بعد نمازِ فجر اور بعد نمازِ عصر حدیث بخاری شریف کے درس کے وقت مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے غیر ملکی احباب کے افادہ کی خاطر انگریزی زبان میں بھی درس دیا۔

مورخہ یکم جنوری ۷۸ء کو بوقتِ عصر محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لنڈن، "دی ڈیلی ٹیلیگراف" لندن کے دو نمائندگان کے ہمراہ قادیان تشریف لائے۔ اسی طرح ان سے قبل جماعت احمدیہ انگلستان کے دو احباب اور دو مستورات بھی زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ اور محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی اور محترم چوہدری عبد القدیر صاحب نائبین افسر جلسہ سالانہ کی زیرِ نگرانی ان معزز مہمانوں کے مناسبِ حال دار المسیح اور کوارٹرز مہمان خانہ میں قیام وطعام کا خاطر خواہ بندوبست کیا جاتا رہا۔

امتحان میں کامیابی اور شکریۂ احباب

الحمد للّٰہ کہ خدا تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز عبد الرشید بدر کو محض سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور احبابِ کرام کی دُعاؤں کی برکت سے امتحان ایم بی بی ایس فائینل میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ ثم الحمد للّٰہ۔

دُعا کرنے والے سبھی احبابِ کرام کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ کی بابرکت اور پُرمسرت کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور عزیز کے وجود کو نافع الناس بنائے آمین۔

(خاکسار: محمد حفیظ بقا پوری ایڈیٹر بدر)

درخواستِ دُعا

میرے والد محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری کی آنکھ کے موتیا بند کا آپریشن مورخہ ۸ جنوری ۷۸ء کو ہونے والا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ آپریشن کی کامیابی اور صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

(خاکسار: محمد رحمت اللہ غوری حیدر آباد)

خطبہ جمعہ

جبتک نورِ آسمانی انسانی عقل کے ساتھ شامل نہ ہو وہ صحیح راستوں پر نہیں چل سکتی اور نہ ہی صحیح نتائج پیدا کرسکتی ہے

اِس آسمانی نور کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور اُس سے ذاتی محبت پیدا کرنا ضروری ہے

دُعائیں کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق بخشے اور ہماری کوششوں کے صحیح نتائج نکالنے کے سامان پیدا کرے!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵ وفا ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے فرمایا:۔

"مجھے جس دانت میں تکلیف تھی اُس کا اُوپر کا حصّہ تو دندان ساز ڈاکٹر شفیق صاحب نے نکال دیا تھا لیکن اُس کی جڑیں ابھی اندر ہیں اور اس کی وجہ سے ابھی اپنا ڈینچر لگا نہیں سکتا۔ گو زیادہ تکلیف تو نہیں لیکن تکلیف کا کچھ احساس ہوتا ہے۔ گرمی بھی مجھے تکلیف دیتی ہے جب تک گرمی ہے یہ تکلیف ساتھ لگی ہوئی ہے۔

مَیں اِس وقت دوستوں کو مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے انسان کو جو

بہت سی عطایا

بخشی ہیں اُن میں ایک عقل انسانی بھی ہے اور اس کی طرف قرآن کریم نے بار بار انسان کو توجہ دلائی ہے کہ عقل سے کام لو یا کہا ہے کہ یہ بڑی معقول باتیں ہیں جو تمہارے سامنے پیش کی جاتی ہیں تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟ لیکن خالی عقل انسان کے لئے کافی نہیں۔ جب تک عقل کے ساتھ الہام کی روشنی شامل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق انسانی عقل کی ہدایت اور رہنمائی نہ کر رہا ہو، اُس وقت تک عقل بہت سی غلطیاں بھی کرتی ہے۔ یہ بے خطا نہیں۔ خطائیں کرتی ہے۔ انسان کی عقل حیران ہوتی ہے کہ انسانی عقل کس طرح اپنے مقام سے گرتی ہے اور انسانوں کے لئے اطمینان و سکون خوشی و خوشحالی کے سامان پیدا کرنے کی بجائے یہی عقل بے اطمینانی، بدحالی اور پریشانیوں کے سامان پیدا کردیتی ہے۔ چنانچہ ہمارا یہ زمانہ جو

مہذّب دُنیا کا زمانہ

کہلاتا ہے جب ہم اس پر نگاہ ڈالتے ہیں اور یورپ و امریکہ کو دیکھتے ہیں یا دوسرے ممالک جو بڑے مہذب کہلاتے ہیں اُن کا مطالعہ کرتے ہیں تو اگرچہ سارے نہیں لیکن اُن کا ایک بہت بڑا طبقہ ایسا پایا جاتا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ "عقل محض" انسان کے لئے کافی ہے۔ انہیں خدا کی، خدائی رہنمائی اور خدا کی ہدایت کی ضرورت نہیں ہے۔

کچھ ہمارے ملک میں بھی یہ اثر اُن کی نقل کرتے ہوئے آگیا ہے جب ہم ان عقلمند کہلانے والے ممالک کے حالات اور اُن کی عقل کے فیصلوں کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو اُن کی عقل کی ہزاروں فحش غلطیاں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ اور بڑے مضحکہ خیز تضاد عقل، عقل کے درمیان پائے جاتے ہیں معاشرتی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں اُن کی عقل کے فیصلے جنہوں نے انسانوں کو دُکھ پہنچایا۔ وہ ہمارے علم اور مشاہدے میں آتے ہیں اور ان کی اتنی مثالیں ہیں کہ جب مَیں دَورے پر پریس کانفرنس میں باتیں کرتا ہوں یا اُن کے جو سکالرز ہیں اور محقق ہیں اُن سے باتیں کرنے کا موقع ملتا ہے تو اُن کو مَیں اِس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تمہاری عقل ناکام ہوگئی اور تمہاری عقل نے تمہیں وہ فائدہ نہیں پہنچایا جو تم سمجھتے تھے کہ تمہاری عقل فائدہ پہنچائے گی۔ اِس لئے

اب وقت آگیا ہے کہ عقل سے کام لیتے ہوئے اُس

علّام الغیوب ہستی

کی طرف توجہ کرو جس کی ہدایت کے بغیر انسان کی عقلیں ناکارہ ہوجاتی ہیں بلکہ دُکھ پہنچانے کا سبب بن جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون پر بھی بڑی بسط سے لکھا ہے کہ اگر خدا سے دُوری ہو اور اللہ تعالیٰ کا الہام عقل کے ساتھ نہ ہو تو عقل میں یہ یہ خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ سب سے اہم خطا اور نہایت خطرناک خطا کہ جس سے بڑھ کر کوئی اَور خطا سوچی نہیں جاسکتی وہ یہ ہے کہ عقلمند کہلانے کے باوجود وہ خدا کو نہیں پہچانتے اور اس میں شک نہیں کہ اس سے بڑی غلطی اور خطا کوئی اَور ہو ہی نہیں سکتی کہ عقلمند انسان بھی ہو اور خدا تعالیٰ کا انکار بھی کردے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

گر خرد پاک از خطا بودے ٭ ہر خرد مند با خدا بودے

یعنی اگر عقل خطا سے پاک ہوتی تو دُنیا کا ہر عقلمند انسان با خدا ہوتا۔ لیکن ہمیں تو یہ نظر آتا ہے کہ عقلمند کہلانے والے خدا سے دُور چلے گئے اور خدا سے دُوری میں وہ اپنی بڑائی محسوس کر رہے ہیں۔ اس سے اگلے شعر میں آپؑ نے فرمایا ہے کہ سہو و نسیان اور خطا سے پاک تو وہی ذات ہے جو علّام الغیوب ہے اور عالم الاشیاء ہے۔ انسان تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

انسانی پیدائش کا بنیادی مقصد

یہ تھا کہ انسان خدا تعالیٰ کا عبد بنے اور انسان کو عقل اِس لئے دی گئی تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہدایت پا کر دُنیا میں خدا تعالیٰ کے قرب کی جنت اس طرح قائم کرے کہ انسان بحیثیت انسان سُکھ اور چین کا سانس لے لیکن انسانی عقل سے اِس سے بڑی خطا اَور کوئی نہیں ہوئی کہ انسان نے نہ اپنے لئے بھلائی حاصل کی اور نہ نوعِ انسانی کے لئے دُنیوی لحاظ سے بھلائی کے سامان پیدا کئے۔

مَیں نے بتایا ہے کہ مَیں عقل کی خرابی کی سینکڑوں باتیں گِنوا سکتا ہوں، بغیر غور کئے یعنی مجھے وہ باتیں ازبر ہیں۔ جب مطالعہ کرتا ہوں تو وہ میرے سامنے آجاتی ہیں۔ ان میں سے مثلاً مَیں ایک بات کو لیتا ہوں۔ جب پہلی عالمگیر جنگ ہوئی تو بعض قوموں نے شکست کھائی۔ اور بعض نے فتح حاصل کی۔ جنگ کا فیصلہ ہُوا تو لیگ آف نیشنز بنائی گئی اور کہا گیا کہ اس کے ذریعہ

انسان کے امن کا سامان

پیدا کر دیا ہے۔ ایک طرف لوگ بنی نوعِ انسان کے لئے خصوصاً یورپ میں بسنے والے انسان کے لئے امن اور آشتی اور خوشحالی کے سامان پیدا کرنے کے لئے لیگ آف نیشنز کا سوچ رہے تھے اور کہتے تھے کہ دُنیا پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ اور انسان کے دُکھوں کا علاج ہوگا۔ دُنیا میں بسنے والے لیے

انسان کو تو چھوڑو خود یورپ میں ایک طرف اس دعویٰ کے ساتھ لیگ آف نیشنز کو قائم کیا گیا اور دوسری طرف یورپین ممالک کے جتنے تجربے کچھ اس طور پر لوگوں کی عقلوں نے کئے کہ امن قائم ہو ہی نہیں سکتا تھا جس کے نتیجہ میں دوسری عالمگیر جنگ کی بنیاد پڑی لیکن ہمیشہ کے قیام کے لئے کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے یورپ نے، امریکہ نے اور روس نے اور انگلستان اور دوسرے مہذب کہلانے والے ممالک نے جس جس میدان زندگی میں ترقی کی، ہر میدان میں چونکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم نہیں رکھا اور یہ بنیادی خطا ہے جو اُن کی عقل سے سرزد ہوئی یعنی خدا تعالیٰ سے دُوری پیدا ہو گئی جس کے نتیجہ میں اُن کی عقلوں نے ہر میدان میں اتنی فحش غلطیاں کیں اور اتنا تضاد اُن کی عقلوں میں پیدا ہو گیا کہ وہ ایک مصیبت بن گیا۔ کوئی خرابی آج ظاہر ہوئی کوئی دس سال بعد جا کر ظاہر ہوئی کوئی پندرہ سال کے بعد اور کوئی بیس سال کے بعد ظاہر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ کسی موقع پر تفصیل میں جا کر دس پندرہ مثالیں دے کر بتاؤں گا کہ انسانی عقل خدا تعالیٰ سے دُور رہ کر اس کی روشنی سے محروم ہو گئی۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

خدا تعالیٰ جو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس نے عقل کے لئے ایک نور کے حصول کا راستہ بتایا تھا اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرو، اس کے ساتھ ذاتی تعلق کو قائم کرو۔ اس سے محبت ذاتیہ کے نتیجہ میں اپنی زندگیوں پر ایک فنا وارد کرو۔ نور کے حصول کی اس راہ کو انہوں نے اپنے اُوپر بند کر لیا۔ اور محض اپنی عقل پر بھروسہ کرتے ہوئے بھلائی کی بجائے دُکھوں کے سامان پیدا کر لئے۔

ہم لوگ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں ہمارے لئے قرآن کریم نے کھول کر بیان کر دیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے نور کو حاصل کرنے کے بعد عقل کا صحیح استعمال کیا جا سکتا ہے اور جس کے بغیر عقل صحیح نتائج پیدا نہیں کر سکتی اس لئے ہمیں قرآن کریم پر تدبر کرنا چاہیئے، قرآن کریم کو غور سے پڑھنا چاہیئے۔ جن باتوں کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ انسان کی صحیح عقل اس نتیجہ پر پہنچے گی اس کو علیٰ وجہ البصیرت سمجھنا چاہیئے کہ وہ واقعی اس نتیجہ پر پہنچتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ماضی میں جائیں تو ایک وقت میں جب مسلمان اپنے عروج کو پہنچے ہوئے تھے تو قطع نظر اس کے کہ کوئی شخص عیسائی تھا یا مسلمان تھا، اُمّتِ مسلمہ میں انسان کی عقل نے

ہر ایک کی خوشحالی کے سامان

پیدا کر دیئے تھے اور اتنا حسین معاشرہ پیدا کر دیا تھا کہ آج کی بہکی ہوئی عقل حیران ہو جاتی ہے یہ سوچ کر کہ اچھا! اس قسم کے سامان بھی عقل پیدا کر سکتی ہے۔

غرض ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ محض عقل، خطا سے بہرحال خالی نہیں۔ خطا بھی اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور جب خطا ہے تو صحیح کام کرنے کے لئے کوئی ذریعہ ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کے زوجین پیدا کئے ہیں اس لئے عقل کا بھی ایک اور ساتھی ہے۔ جب یہ دونوں مل جاتے ہیں یعنی نورِ آسمانی عقل کے ساتھ ملتا ہے تو پھر عقل صحیح راستوں پر کام کرتی ہے اور

صحیح نتائج

پیدا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سمجھ عطا کرے اور اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کے صحیح نتائج نکالنے کے سامان عطا کرے۔ ❊

درخواست دُعا:- میرے پھوپھا محترم غلام محی الدین صاحب آف گلبرگہ گزشتہ چند دنوں سے نمونیہ کے سبب شدید بیمار اور کمزور ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ موصوف کی کامل صحت کیلئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: محمد انعام غوری قادیان۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے کچھ مزید ایمان افروز کوائف!

قادیان ۲ صلح (جنوری) آج بعد نماز مغرب محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں ایک مختصر سا اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم خان بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے جلسہ سالانہ ربوہ کے کچھ مزید ایمان افروز کوائف احباب قادیان کو سُنائے جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اسلام و احمدیت کے روشن مستقبل کے زبردست نشان اور سامعین و قارئین کے ایمانوں میں جلاء پیدا کرنے والے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

قبولیتِ دُعا کا نشان

محترم امام صاحب نے فرمایا کہ ۲۵، ۲۶ دسمبر کو ربوہ میں بھی بارش ہوئی اور رات کو بھی بوندا باندی ہو رہی تھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ۲۶ کی صبح میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کی کہ خدایا دو سالوں سے تو ہمیں آزما رہا ہے گزشتہ سے پیوستہ سال تو اس قدر دُھند تھی کہ کچھ نظر نہیں آتا تھا پھر بھی حاضرین جلسہ بڑے اطمینان سے جلسہ گاہ میں بیٹھے پروگرام سُنتے رہے پھر گزشتہ سال دورانِ جلسہ بارش بھی ہوئی اس کے باوجود تیرے یہ پیارے بندے تکلیف برداشت کر کے بھی جلسہ گاہ میں بیٹھے رہے اور ایک فرد بھی اپنی جگہ سے نہیں اُٹھا۔ اے خدا ہم تو ہر حال میں تیری رضا پر راضی ہیں اپنے فضل سے تو ایسا سامان کر کہ اس مرتبہ مہمانوں کو تکلیف کا سامنا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی اس دُعا کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔ اور لوگوں نے اس دُعا کی قبولیت کا اس طور پر مشاہدہ کیا کہ جب جلسہ شروع ہوا تو مطلع بالکل صاف تھا اور دھوپ نکل آئی تھی اسی طرح جلسہ کے تینوں روز موسم اچھا رہا اور اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کے نتیجہ میں حاضرینِ جلسہ کو کسی تکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک!

غیر احمدی افراد کی بکثرت شمولیت اور انکے تأثرات

محترم امام صاحب نے فرمایا اس جلسہ سالانہ پر اللہ تعالیٰ کا ایک فضل اس طرح بھی ہوا کہ ہزاروں کی تعداد میں غیر احمدی تعلیمیافتہ افراد جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے مختلف علاقوں سے تشریف لائے۔ چنانچہ صرف کراچی سے پونے تین صد افراد جن میں اکثر وکلاء، ڈاکٹرز اور انجینیئرز وغیرہ تھے شریکِ جلسہ ہوئے۔ محترم امام صاحب نے فرمایا بعض وکلاء سے میں نے خود بات کی اور پوچھا کہ آپ نے جلسہ سالانہ سے کیا تأثر لیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ حاضرین کی والہیت اور فدائیت اور جماعتی تنظیم اور ڈسپلن کا ایسا نظارہ ہم نے اپنی زندگی میں اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا —— اسی طرح پاکستان کے مختلف صوبوں سے سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں غیر احمدی افراد نہایت اشتیاق کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوئے اور بفضلہ تعالیٰ بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سینوں کو قبولِ حق کے لئے کھول دے آمین۔

اخباری نمائندوں کی شرکت اور انکے تأثرات

اس جلسہ سالانہ کی ایک خصوصیت محترم امام صاحب نے یہ بھی بیان فرمائی کہ اس دفعہ بہت سے اخباری نمائندے بھی تشریف لائے تھے۔ لندن سے "ڈیلی ٹیلیگراف" کے دو نمائندے تو محترم امام صاحب کے ساتھ آئے ہوئے تھے ان کے علاوہ اور بھی جرنلسٹ جلسہ کے پروگراموں میں شریک ہوئے۔ اور تقریباً سب ہی جماعت کی تنظیم اور ڈسپلن سے جو کہ خلافت کی ایک عظیم برکت ہے، بہت زیادہ متأثر ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب خطاب کیلئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو پروانوں پر وجد کی سی کیفیت طاری تھی اور وہ کھڑے ہو کر بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر و دیگر اسلامی نعرے لگانے جا رہے تھے حتیٰ کہ حضور انور کی اجازت سے بعض غیر ممالک کے نمائندے سٹیج پر مائیک کے ذریعہ دیر تک والہانہ انداز میں نعرے لگاتے رہے۔ کچھ دیر بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ڈائس پر تشریف لائے اور ہاتھ کے اشارے سے حاضرین کو بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ پانچ چھ منٹ کے مختصر وقفہ میں ۹۰ ہزار کھڑے ہوئے افراد فوراً بیٹھ گئے۔ محترم امام صاحب نے فرمایا کہ میں نے ایک جرنلسٹ سے پوچھا کہ آپ کا کیا تأثر ہے اُس نے جواب دیا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے کہ اتنے قلیل وقفہ میں ۹۰ ہزار افراد کس طرح بیٹھ گئے۔ اتنی دُور تک پھیلا ہوا پنڈال لوگوں کے ہلنے جُلنے بیٹھنے بیٹھتے بھی تو کافی وقت لگ جاتا ہے پھر بعض کو اشارہ یا آواز بھی ہو سکتا ہے سمجھ نہ آئے اس کے باوجود بلا استثناء اس جم غفیر کا یکدم بیٹھ جانا واقعی میرے لئے حیرت انگیز ہے ——!!

حضور ایدہ اللہ سے احباب جماعت کی ملاقات

جلسہ سالانہ کے ایام میں خصوصاً حضور ایدہ اللہ کی جس قدر مصروفیت ہوتی ہیں اُن کا تو اندازہ کرنا بھی مشکل ہے ——

(آگے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے)

قادیان میں

احمدی مستورات کا ایک روزہ کامیاب سالانہ جلسہ

منعقدہ ۱۹ دسمبر بروز سوموار ۱۹۷۷ء

مرتبہ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ آنرری سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کا چھیاسی واں روحانی اجتماع بتاریخ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء کو قادیان کی مقدس بستی میں منعقد ہوا۔

پہلے اور تیسرے دن کا تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا گیا۔ البتہ درمیانے دن یعنی ۱۹ دسمبر کو مستورات کا علیحدہ پروگرام تھا جس کا آغاز ٹھیک دس بجے صبح محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت عزیزہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں جماعت کے سالانہ جلسہ کی برکات اور اس میں شرکت کرنے والوں کی خوش نصیبی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ان تمام بہنوں کو جو اس مقصد سے امسال قادیان تشریف لائی ہیں مبارکباد دیتی ہوں خدا تعالیٰ ان کو ان کے نیک مقاصد میں کامیاب کرے اور جلسہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے بعدہٗ آپ نے تمام حاضرات سمیت اجتماعی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد عزیزہ رفعت سلطانہ نے ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

نظم پڑھی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترمہ بشریٰ غوری صاحبہ کی "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر تھی آپ نے خدا کی ہستی کا ثبوت چار بنیادی اصولوں کی بناء پر دیا ایک تو یہ کہ انسان اپنے گردوپیش اپنے وجود اور ہر شئی پر نظر ڈالے تو خدا کا جلوہ نظر آئے گا۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا دوسرا ثبوت موت و حیات کے سلسلہ سے دیا اور تیسرا ثبوت تمام کائنات عالم کے محکم نظام سے اور چوتھا ثبوت انبیاء علیہم السلام کی شہادت اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں دیا۔ ان چار شہادتوں کو با دلائل و براہین ثابت کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ عقلی و نقلی دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کی ہستی موجود ہے آخر میں آپ نے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔

بعدہٗ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور رحمۃ للعالمین تقریر کی موصوفہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کے تہذیبی و تمدنی دور پر روشنی ڈالی پھر آنحضرت صلعم کے ذریعہ آنے والے بے نظیر روحانی انقلاب اور حضور کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ حیوانوں۔ غلاموں۔ ہمسایوں۔ یتیموں والدین۔ بچوں اور عورتوں کے لئے رحمت تھے اسی سلسلہ میں موصوفہ نے طبقہ نسواں پر حضور کے عظیم احسانات کا تذکرہ کیا۔

تیسرے نمبر پر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے "برکات خلافت" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں خلافت کو اجتماعیت۔ تمکنت اور سطوت اسلام کا ایک عظیم الشان نشان قرار دیا ہے۔ نیز خلافت کے دونوں ادوار کا ذکر کرتے ہوئے خلافت کی عظیم برکتوں پر روشنی ڈالی آخر میں آپ نے خلافت ثالثہ کی بعض اہم تحریکات کا ذکر کرتے ہوئے ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی۔

بعدہٗ محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ نے ؎

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے

نظم پڑھی۔ نظم کے بعد غیر ملکی معزز خواتین کو جو دور دراز کا سفر طے کر کے اپنے مقدس دائمی مرکز کی زیارت اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے قادیان تشریف لائی تھیں ان کی خدمت میں لجنات اماء اللہ بھارت کی طرف سے محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ نے ایڈریس پیش کیا۔ اور قادیان کی مقدس بستی میں آنے پر مبارکباد دی اس کے جواب میں بعض ممبرات نے اپنے اپنے رنگ میں اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کیا۔ محترمہ ناصرہ رضا صاحبہ، محترمہ ملکہ پروین جرمن امریکہ کی مسز طیبہ یعقوب صاحبہ۔ منصورہ اعجاز صاحبہ لندن مسز بشیرہ صاحبہ۔ محترمہ مسعودہ رحمٰن صاحبہ اور مسز عزالہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اپنی اپنی لجنہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی ممبرات لجنہ کی طرف سے حاضرات جلسہ کو السلام علیکم کا تحفہ پیش کر کے دعاؤں کی درخواست کی اور مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔

بعدہٗ محترمہ عائشہ سلطانہ نے حضرت مصلح موعود کی نظم ؎

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد حضرت سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حاضرات سے خطاب فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ہمارے دل خدا کی حمد سے بھرے ہوئے ہیں کہ اس نے پھر ہمیں اس سال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اس سال ہندوستان کے علاوہ ماریشس لنڈن۔ امریکہ۔ افریقہ۔ جرمن۔ وغیرہ ممالک سے بہنوں کو مرکز میں آنے کا موقع ملا۔ میں ان سب کو اھلاً و سہلاً و مرحبا کہتے ہوئے مبارکباد کا تحفہ پیش کرتی ہوں کیونکہ آپ سب کا آنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔ اس کے بعد سیدہ محترمہ نے واضح کیا کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت سے ہم سب کو اپنا عملی نمونہ علم قرآن اور تبلیغ کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری کو سمجھنا لازمی ہے اور نسلاً بعد نسلٍ اس جذبہ کو آگے چلاتے چلے جائیں۔

سیدہ محترمہ نے تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کو اپنی ذمہ داریاں پوری توجہ سے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی طرف ترغیب دی اس موقعہ پر آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف سے ۱۹۵۹ء میں جو باہمی مقابلہ کے چار معیار خدام الاحمدیہ کے لئے بیان فرمائے تھے ان کا ذکر کر کے واضح کیا کہ اس کے مطابق ہمیں بھی اپنے کام اور رفتار ترقی کا جائزہ لیتے رہنا چاہئیے

پہلا معیار تعداد ہے اگر آپ کی لجنہ کی تعداد بڑھ رہی ہے تو یقیناً آپ کی لجنہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ دوسرا معیار مالی قربانی ہے اپنی کارگزاریوں کی اطلاع دیتے وقت موازنہ کریں کہ کیا زیر رپورٹ ایام میں آپ کی لجنہ مالی قربانیوں کے لحاظ سے گذشتہ سال کے لحاظ سے بڑھ رہی ہے یا نہیں۔

تیسرا معیار جماعت کی تنظیم ہے۔ اگر مذکورہ بالا دونوں معیاروں کے مطابق لجنہ ترقی کر رہی ہے تب بھی اگر اس کی تنظیم مکمل نہیں تو اس جماعت یا لجنہ کا کام مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ بڑی بڑی لجنات میں معمولی معمولی باتوں کی وجہ سے اختلاف رہتا ہے اور ان اختلافات کی وجہ سے وہ اجلاسوں میں آنا چھوڑ دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ سب کو مل کر اپنے آپ کو منظم کرنا چاہیئے چوتھا معیار جس میں ملکی مجلس کو پرکھا جا سکتا ہے وہ تربیت ہے۔ اس معیار کے مطابق مستورات اور بچیوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ چاہیئے آپ نے فرمایا کہ بچیوں کی ایسی تربیت کریں کہ ان میں خدمت دین کا شوق ذمہ داری کا احساس وقت کی پابندی پیدا ہو خدا تعالیٰ ہم کو ان عظیم ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق دے تا جس غرض کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے پوری ہو اور دین اسلام تمام ادیان پر غالب ہو۔

ازاں بعد اکبری بیگم لندن نے حضرت مصلح موعود کی نظم ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو

پڑھ کر سنائی۔

نظم کے بعد سیدہ احمد آف رانچی نے SIMPLICITY IN ISLAM کے عنوان پر تقریر کی آپ نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بیان کرتے ہوئے بہنوں کو سادہ زندگی گذارنے اور خدا کی خاطر ہر قربانی برداشت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہٗ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے "ماضی میں اسلام کی تبلیغ اور نشر و اشاعت میں خواتین کا کیا حصہ رہا ___ اور آئندہ ہم خواتین کیا رول ادا کر سکتی ہیں" کے عنوان پر دلچسپ تقریر کی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے اقتباس سنا کر خوبصورت پیرایہ میں جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی آپ نے اسلام سے قبل کی خواتین کا دردناک نقشہ کھینچتے ہوئے اسلام کے بعد کی عورت کی مثالی حالت کا ذکر کیا قرون اولیٰ کی مسلم خواتین حضرت مسیح موعود اور خلافت ثانیہ کے دور کی احمدی خواتین کی قربانیوں کے واقعات بیان کئے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترمہ شکیلہ اختر آف پٹنہ نے "محبت و اتحاد" کے موضوع

پر تقریر کی آپ نے با دلائل واضح کیا کہ اب تک جو اسلام نے ترقی کی ہے وہ محبت اور اتحاد کی وجہ سے کی ہے اور آئندہ بھی ہم اخلاص - اتحاد اور محبت سے اس سائنسی دور میں صحیح اسلام کی تبلیغ کرکے دنیا کے کناروں تک لوگوں کے دلوں کو جیت سکتے ہیں - خود ہمارا یہ اجلاس بھی میری اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ محض باہمی محبت و الفت کے نتیجہ میں اس وقت ہم سب دنیا کے اکناف کی خواتین اس اجتماع میں موجود ہیں -

دوسرا اجلاس

مستورات کے جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد ٹھیک ۲ بجے زیر صدارت محترمہ رفیعہ [illegible] صاحبہ آف امریکہ اور عزیزہ [illegible] کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا - پہلی نظم عزیزہ مریم بیگم نے کہ

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو

ترنم سے پڑھی -

اس اجلاس کی پہلی تقریر عزیزہ امۃ الرفیق [illegible] "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے موضوع [illegible]

[illegible] خاکسار امۃ اللطیف نے "حضرت مسیح [illegible] کی بعثت کی غرض" پر تقریر کی خاکسار نے [illegible] کی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو احیاء دین - خدمت قرآن اور تجدید اسلام کے لئے مبعوث کیا - خاکسار نے ہر سہ مقاصد کی تفصیل پر روشنی ڈالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کرکے اس بات کو ثابت کیا کہ یہ تینوں مقاصد آپ ہی کے ذریعہ سے پورے ہو رہے ہیں -

بعدہٗ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ نے "سیرت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے بتایا کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیہم دعاؤں کا شیریں ثمرہ تھیں اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک عظیم نشان تھیں آپ الٰہی بشارات کے مطابق دنیا میں آئیں اور الٰہی بشارت "تُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ" کے مطابق آپ کی شادی مالیر کوٹلہ میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ساتھ ہوئی آپ خلافت احمدیہ کی دل سے عقیدتمند اور ہمیشہ دست بدعا رہنے والی خدا رسیدہ خاتون تھیں آپ کی خوابیں ہمیشہ سچی ثابت ہوئیں آپ کے دل میں خدا اور پیارے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت تھی -

اسی طرح حضرت سیدہ [illegible] مرحومہ [illegible] قادیان سے [illegible] محبت تھا قادیان کی تڑپ کا اظہار اور آنحضرت صلعم سے کامل عشق کا اظہار آپ کے منظوم کلام میں خاص طور پر ملتا ہے آپکے بہترین خصائل کی وجہ سے آپ کا نام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ قائم رہے گا -

بعدہٗ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ آف لنڈن نے ع

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا - نظم کے کے بعد محترمہ نعیم احمد شیلانگ نے Role of Ahmadi women کے عنوان پر تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں عورتوں کو بچوں میں اچھے اخلاق و عادات پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ تربیت اور اصلاح کا زمانہ ابتداء عمر سے ہے اور اسلام نے اس کی اہمیت کے پیش نظر ماؤں کو اس کا ذمہ دار قرار دیا ہے - جو حق و صداقت ہم دوسروں تک موثر طریق پر پہنچا سکتے ہیں اس کا اصل ذریعہ اولاد کی اچھی تربیت ہی ہے - اگر آج ساری دنیا اسلام قبول کر لے تو بھی ایک چیز باقی رہ جاتی ہے وہ ہے تربیت - پس تربیت تبلیغ کے لئے ضروری ہے اور یہ ماؤں پر منحصر ہے کہ بچوں کے ذہنوں میں اچھی اور نیک باتیں ڈالیں اور جو باتیں وہ بتائیں انہیں قول تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ اس پر عمل کروایا جانا چاہیئے -

بعد ازاں محترمہ شمیمہ بیگم صاحبہ نے "مذاہب عالم میں اسلام کا مقام" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے اسلام سے قبل کے موجودہ مذاہب کی تعلیم کا اختصاراً ذکر کرکے اُن پر اسلام کی برتری کو ثابت کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام سے قبل نہ کوئی مذہب عالمگیر تھا - نہ اس کی شرعی کتاب محفوظ رہی اور نہ ہی اس کی تعلیم قابل عمل رہی ایک کامل مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اس کا خدا کے ساتھ زندہ تعلق ہو آپ نے واضح کیا کہ اسلام کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں اس لئے کہ آپؐ کی قوت قدسیہ زندہ ہے آپؐ پر نازل شدہ کتاب ایک زندہ کتاب ہے وہ ہر قسم کے تغیر و تبدل سے پاک ہے وہ اس درخت کی طرح ہے جو ہر موسم میں اپنے تازہ اور شیریں پھلوں سے لدا جاتا ہے - پس اس سے ثابت ہوا اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اور اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ہم صحیح روحانی زندگی حاصل کر سکتے ہیں -

بعدہٗ آمنہ بیگم آف ماریشس نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی نظم ؎

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے

پڑھ کر سنائی

"قرآن مجید کی تعلیم اور ناصرات الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر امۃ القیوم پروین آف شاہجہانپور نے تقریر کی عزیزہ نے اپنی تقریر میں ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ قرآن مجید کی تعلیم ایک ایسی تعلیم ہے جس کے ذریعہ ہم اپنی زندگی کی ہر ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں اس کے معنی اور مطالب کو اچھی طرح سمجھیں تاکہ اپنی جملہ ضروریات کا حل اس میں تلاش کر سکیں -

بعدہٗ محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں آخری زمانہ کے متعلق" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف پیشگوئیاں جو آخری زمانہ کے متعلق تھیں تفصیل سے بیان کیں -

عزیزہ فریدہ بیگم نے نظم پڑھی

بعدہٗ صادقہ احمد آف مدراس نے "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" کے عنوان پر تقریر کی -

بعدہٗ عقیلہ عفت نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں میں سے ایک بڑا کارنامہ تحریک جدید اور سادہ زندگی کے عنوان پر تقریر کی عزیزہ نے اپنے موضوع پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اسی بابرکت اور کامیاب تحریک کے ذریعہ آج اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کا جال بچھا ہوا ہے جماعت روز افزوں ترقی کر رہی ہے -

پروگرام کے آخر میں صدر جلسہ محترمہ رفیعہ ظفر صاحبہ نے صدارتی خطاب فرمایا جس میں سب سے پہلے انہوں نے اپنی لجنہ کی طرف سے جلسہ میں شریک ہونے والی بہنوں کی خدمت میں السلام علیکم پہنچایا اور اس بات کا اظہار کیا کہ میں اس وقت اپنے آپ کو آپ لوگوں کے درمیان پاکر خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے کا ثبوت دے رہی ہوں اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض بھی یہی ہے کہ تمام قومیں حضرت مسیح موعودؑ کے دسترخوان پر اکٹھی ہوں گی آج کے اجتماع سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو رہی ہے - اس وقت دنیا کے کونے کونے سے آنے والی بہنیں اس میں شامل ہو کر اس بات کا عملی ثبوت دے رہی ہیں -

بعد ازاں حضرت سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اس مبارک تقریب کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور صدر جلسہ محترمہ رفیعہ ظفر صاحبہ کا شکریہ ادا کیا - جنہوں نے ہماری درخواست کو قبول کرکے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی پھر ہندوستان کے مختلف علاقوں اور بیرون ہند سے آنے والی بہنوں کا اور غیر مسلم بہنوں کا اور قادیان کی بہنوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جلسہ میں شرکت کی اور جلسہ کی کارروائی کو دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سُنا نیز کارکنات جن کے سپرد جلسہ کے دوران مختلف ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں ان کی کارکردگی پر اظہار خوشنودی فرمایا ان کی حوصلہ افزائی فرمائی نیز ان بہنوں اور بچیوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے تقاریر میں حصّہ لیا اور محنت کرکے اپنے مضمون کو اچھی طرح پیش کیا خدا کرے کہ ہم نے جو کچھ سُنا ہے اس پر خود بھی عمل کرنے والی ہوں اور دوسروں کو بھی عمل کروانے والیاں ہوں -

آخر میں حضرت سیدہ محترمہ نے تحریک کی کہ بہنیں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصیات سے دعا کریں - بعد دعا ۸۶ ویں جلسہ سالانہ میں مستورات کے علیحدہ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک -

خدا کے فضل سے اس سال پہلے سالوں سے بڑھ کر ساڑھے سات صد کے قریب تعداد رہی خدا تعالیٰ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ ترقی عطا کرے آمین

جلسہ میں غیر ملکی خواتین کے لئے انگلش میں ترجمہ کرکے بتانے کے لئے باقاعدہ بہت سی بہنوں کی ڈیوٹی تھی - گرلز کالج اور ہائی اسکول کا سٹاف اور طالبات کو مدعو کیا گیا تھا چنانچہ انہوں نے بھی اور دوسری غیر مسلم خواتین نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی اور جلسہ کی کارروائی کو غور سے سُنا اللہ تعالیٰ اسکے بہتر نتائج پیدا کرے آمین جلسہ گاہ کو قناتوں اور خوبصورت جھنڈیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے آراستہ کیا گیا تھا -

صنعتی نمائش :- اس سال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے جلسہ گاہ کے قریب ہی ایک کمرہ میں صنعتی نمائش لگائی گئی جس میں مقامی لجنہ قادیان کے علاوہ بھارت کی دوسری لجنات کی اشیاء بھی رکھی گئی تھیں - جسے بیرون لجنات کی ممبرات نے بہت پسند کیا نمائش جلسہ سے پہلے جلسہ کے بعد اور لنچ ٹائم میں کھلتی رہی کثیر تعداد میں بہنوں نے اشیاء خرید کر بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اسی طرح ہماری یہ صنعتی نمائش خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی -

ہمارا جلسہ سالانہ

چند حسین یادیں —— کچھ ایمان افروز نظارے

(از —— محمد انعام غوری)

جماعت احمدیہ کا ۸۶ واں جلسہ سالانہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر کی تاریخوں میں منعقد ہو کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں اور اس کے فضلوں کے جلو میں اختتام پذیر ہوا۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ہندوستان کے کونے کونے سے مرد۔ عورتیں اور بچے سفر کی صعوبتوں اور اپنے کاروبار وروزگار کا حرج کر کے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اس آواز پر کہ :-

" تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کو سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے "

جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے لئے قادیان دارالامان جوق در جوق وارد ہوئے۔ ملکہ جلسہ کا اندازہ لگایا گیا ہے تقسیم ملک کے بعد سالوں سب سے زیادہ فیملیز شریک جلسہ ہوئیں فالحمد للہ علیٰ ذالک

ہندوستان سے آنے والے مہمانوں کے علاوہ سات آٹھ ہزار میل دور امریکہ سے ۲۰ افراد کا وفد بھی جلسہ سالانہ میں شریک ہوا اور پھر کینیڈا۔ برطانیہ۔ جرمنی۔ جزائر فجی ماریشس اور انڈونیشیا وغیرہ سے بھی کئی احباب اس جلسہ میں شرکت کے لئے قادیان آئے ——!

دنیا میں ہر ملک و علاقے میں قسما قسم کے میلے لگتے ہیں جلسے منعقد ہوتے ہیں کانفرنسوں کا انعقاد ہوتا ہے لیکن ہمارا یہ سالانہ جلسہ خالصتہً مذہبی اور روحانی ہوتا ہے۔ محض للہ ربانی باتوں کے سُننے کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں اور یہ ایام اللہ تعالیٰ کے ذکر و اذکار حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے منصوبے سوچنے سے معمور ہوتے ہیں —— آئیے ! اس کے ثبوت میں چند ایک جھلکیاں پیش خدمت ہیں

***** —— جونہی فجر کی اذان ہوئی، وضو کر کے مسجد پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ "مسجد مبارک" نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے۔ اور نیچے جگہ نہ ملنے کے باعث لوگ اس سردی میں چھت پر نماز فجر کی ادائیگی کیلئے جمع ہو رہے ہیں گویا نماز تہجد کے وقت ہی مسجد نمازیوں سے پُر ہو چکی تھی

علامہ اقبال نے مسلمانوں کی روحانی حالت پر مرثیہ پڑھتے ہوئے کہا تھا کہ ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

اور آج حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیدا کردہ روحانی انقلاب کے نتیجہ میں حالت یہ ہے کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں مسجد مبارک قادیان میں فجر کی اذان سے قبل پہنچنے پر بھی مشکل سے جگہ ملتی ہے ——!!

***** —— مسجد مبارک کے پہلو میں "بیت الفکر" اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ "بیت الدعا" کے نام سے مخصوص ہے جس کو مہدی دوراں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کے لئے مخصوص فرمایا تھا اس جگہ نوافل ادا کرنے اور دعائیں کرنے کے لئے زائرین کا تانتا بندھا رہتا ہے یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ جلسہ کے تقریری پروگرام کے بعد کوئی وقت ایسا نہیں کہ یہ جگہ لوگوں سے خالی رہی ہو مردوں اور عورتوں کے لئے اوقات مقرر کر دئے جاتے ہیں۔ احباب رات کے پہروں میں گھنٹوں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری و عاجزانہ دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ ایک دوست نے بتایا ان امریکن بھائیوں میں کس قدر روحانی انقلاب پیدا ہو چکا ہے۔ رات کے تین بجے میں اٹھا اور بیت الدعا میں جانے کی کوشش کی تو کمرہ ان بھائیوں سے پُر پایا۔ اگلے دن دو بجے رات کو اٹھا تو پھر بھی موقع نہ ملا اس سے اگلے دن ایک بجے شب کو بیدار ہوا تو دیکھا تب بھی یہ بھائی مجھ پر سبقت لے گئے ہیں۔ تتجافیٰ جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفاً و طمعاً کا جو نظارہ دنیا کے قلب سے آئے ہوئے ان پروانوں کے وجود میں دیکھنے میں آیا وہ یقیناً حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیدا کردہ روحانی انقلاب پر ایک بیّن اور روشن دلیل ہے ——

فاعتبروا یا اولی الالباب !!

***** —— مساجد میں قادیان کے گلی کوچوں میں۔ چھوٹی چھوٹی ہوٹلوں میں ہم نے دیکھا ایک گروپ اڑیسہ سے آیا ہوا ہے اور اڑیہ زبان میں محو گفتگو ہے۔ ایک گروہ ہے مالابار سے آیا ہوا اور اپنی زبان میں مصروف گفتگو ہے کچھ لوگ کرناٹک کے ہیں تو کچھ آندھرا کے کچھ تامل ناڈو کے ہیں تو کچھ لوگ بنگال کے اور سب خوش وخرم اپنی اپنی مختلف زبانوں میں باہم مصروف گفتگو ہیں۔ لیکن ایک گروہ کا دوسرے گروہ کے ساتھ بھی رابطہ قائم رہا اور اس کا ذریعہ تھا زبانِ "اردو" جو ان سب کی مشترکہ زبان تھی اگر کوئی اچھی طرح اردو میں بات کر سکتا تھا تو کوئی ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کی کوشش کر رہا تھا —— اُدھر سے ایک جم غفیر آرہا ہے کشمیری بھائیوں کا وہ اپنی زبان میں ایک دوسرے کو کچھ سمجھا رہے ہیں۔ اِدھر ایک گروہ کچھ خرید و فروخت میں مصروف ہے سیاہ فام امریکن بھائیوں اور بہنوں پر مشتمل دراز قد بھاری بھر کم جسم والے مرد اور ان کے ساتھ سرو قد برقع پوش خواتین ——! اُدھر دیکھئے جرمن کے دو سفید پرندے۔ شلوار اور قمیص و شیروانی زیب تن کئے، سر پر پگڑی باندھے کیسے والہانہ انداز میں گھوم رہے ہیں مہدی دوراں کی گلیوں میں ——!! اونچی اونچی کالی کالی ٹوپیاں پہنے ہوئے یہ ہیں ہمارے انڈونیشین بھائی جدھر دیکھتے ہیں مسکراتے ہیں جن سے ملتے ہیں سلام کرنے میں پہل کرتے ہیں ان کے ساتھ ایک کمزور خاتون بھی ہیں جب تھک جاتی ہیں، تو ان کے شوہر ان کو پیٹھ پر بٹھا لیتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ ہر جگہ جانے کے متمنی ہیں اور شعائر اللہ کو جی بھر کر دیکھنا چاہتی ہیں آخر اتنی تکلیف اُٹھا کر کس غرض کے لئے یہ لوگ اتنی دُور سے آئے —— ؟ انڈونیشیا کے یہ مہمان جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز صرف اس نیت سے پہنچے کہ وہ اجتماعی دعا میں شریک ہو سکیں اور پھر یہاں سے ربوہ کے جلسہ میں شرکت کے لئے جا سکیں ——!!

***** —— مختلف ممالک و علاقوں سے آئے ہوئے یہ افراد ایک دوسرے کے احوال و کوائف اس طرح نہیں دریافت کرتے تھے کہ آپ کیا کام کرتے ہیں، آپ کی تنخواہ کتنی ہے؟ آپ کے ملک و علاقہ میں کونسی تجارت مفقود ہے وغیرہ وغیرہ بلکہ وہ ایک دوسرے سے یہ پوچھتے دیکھے گئے کہ آپ کی جماعت سے کتنے افراد جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے آئے ہیں ہمارا وفد تو اتنے افراد پر مشتمل ہے ایک نمائندہ دوسری جماعت کے ممبر سے کہہ رہا ہے ہمارا سالانہ کانفرنس بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہی۔ ایک ممبر یہ خوشخبری سُنا رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جرمن کے دو درجن افراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آچکے ہیں ایک احمدی دوسرے احمدی سے پوچھ رہا تھا آپ کی جماعت میں جو مسجد زیر تعمیر تھی وہ مکمل ہو گئی ؟ اور بتا رہا تھا کہ ہماری جماعت نے مسجد اور تبلیغی مرکز کی تعمیر کے لئے اتنے لاکھ کے صرفے سے اتنے ایکڑ زمین خرید کر لی ہے۔

اللہ اللہ ! کس قدر ایمان افروز ہے ان کی یہ گفتگو ! آج دنیا میں کونسی جماعت ہے جس کو دین اور دین کے کاموں سے اس قدر دلچسپی اور اس قدر فکر ہے ——!! سچ ہے

کسے بیٹ کے دھندوں سے مسلم کو بھلا فرصت
ہے دین کی کیا حالت یہ اس کی بلا جانے
فرزانوں نے دنیا کے شہروں کو اجاڑا ہے
آباد کریں گے اب ویرانے یہ دیوانے

***** —— ہم نے دیکھا، راس کماری کا ایک بھائی کشمیر اور پونچھ کی وادیوں سے آئے ہوئے بھائیوں سے اس طرح بغلگیر تھا گویا دو بچھڑے بھائی دوبارہ مل گئے ہوں ایک امریکن سیاہ فام اور ایک جرمن سفید فام اس طرح باہم معانقہ کر رہے تھے گویا ایک باپ کے دو بیٹے جزائر فجی کا ایک بھائی اور انڈونیشیا کا ایک بھائی یوں مل رہے تھے کہ دلوں کی الفت ان کے چہروں پر امڈی آرہی تھی —— رشتہ تودد و تعارف کا ایک عجیب پُر کیف منظر تھا نہ گورے اور کالے کا امتیاز تھا نہ زبانوں کا اختلاف ان کے آگے کچھ روک بن رہا تھا ایک بین الاقوامی اجتماع تھا جو اُمّتِ واحدہ بنتے جا رہا تھا۔ اب وہ دن دور نہیں جب ساری دنیا کے افراد اس جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر، ایک دوسرے کے روحانی بھائی بن کر، خلافتِ حقّہ اسلامیہ کی بابرکت قیادت میں خدائے واحد کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے انشاء اللہ وما ذالک علی اللہ بعزیز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ سالانہ کے متعلق پہلے سے بشارت دے رکھی ہے آپ فرماتے ہیں :-

" اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی

(باقی ص ...)

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا کامیاب اجلاس

مختلف صوبہ جات کے خدام کی دلچسپ تقاریر

(سالانہ رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز حسبِ سابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت کے فرائض مکرم و محترم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ نے ادا فرمائے اس اجلاس کی کاروائی کا آغاز مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ بمالیا اڑیسہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا تلاوتِ کلام پاک کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر قیادت خدام نے کھڑے ہو کر عہد دہرایا عہد کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب اقبال نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ترنم سے پڑھ کر سنائی بعدہ تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات خدام پر!!

اس اجلاس کی سب سے پہلی تقریر مکرم حنیف الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ صوبہ اڑلیسہ کی انگریزی زبان میں ہوئی آپ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے مجلس خدام الاحمدیہ پر بے شمار احسانات سے چند ایک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس تنظیم کا قیام ہی ایک بہت بڑا اور اہم احسان ہے جو حضورؓ نے ہم نوجوانانِ احمدیت پر کیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا منصب اور مقام

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم سید رشید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ صوبہ اڑلیسہ نے فرمائی آپ نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی کریم [illegible] وسلم کے حقیقی خادم حقیقی عاشق [illegible] اس حقیقی محبت کا مل متابعت اور [illegible] کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ [illegible] اور مہدی کے مقام پر فائز فرمایا بلکہ کثرتِ مکالمہ و مخاطبہ سے بھی نوازا اور ظلی بروزی اُمتی نبی کے مقام پر بھی فائز فرمایا۔

ہر دو تقاریر کے بعد مکرم سید وسیم احمد تماپوری نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز فاضل مبلغ سری نگر کی ہوئی آپ نے سری نگر میں تعمیر ہونے والی مسجد اور اس کے ایمان افروز واقعات پر روشنی ڈالی اور آپ نے بتایا کہ مخالف طاقتیں ہمیشہ ہی کوشش کرتی رہیں کہ یہ مسجد تعمیر نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام و نامراد رکھا۔ آپ نے بتایا کہ مسجد کی پہلی منزل مکمل ہو چکی ہے۔ اب دوسری منزل زیر تعمیر ہے۔

مقامِ خلافت

اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم عبدالستار صاحب سعدی آف کانپور نے مقامِ خلافت کے عنوان پر فرمائی آپ نے خلافتِ اولیٰ میں منافقین کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی تحریرات احباب کے سامنے رکھیں اور یہ بتایا کہ مقامِ خلافت نبی کے مقام کے بعد سب سے اعلیٰ اور افضل مقام ہے۔ آپ نے آیتِ استخلاف پیش کر کے خدام بھائیوں سے یہ درخواست کی کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا انعام انعامِ خلافت ہے ہمیں اپنے خلیفہ اور محبوب امام کے ہر حکم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ بعدہ مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے حضرت مصلح موعود کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

خدام الاحمدیہ کی ذمہ واریاں

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے فرمائی آپ نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ نظام جس میں جماعت کے نوجوان منظم ہیں حضرت مصلح موعود کا ایک عظیم احسان ہے جو آپ نے ہم پر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ یہ دور جس میں سے ہم گذر رہے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمالی دور ہے اس لئے ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنے آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کر دیں کہ ایک احمدی نوجوان کی امانت و دیانت کی قسم کھائی جا سکے۔ آپ نے خدام بھائیوں کو نماز اور تعلیم القرآن جیسی اہم ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ فرمایا۔ آخر میں آپ نے مرکز سے اپنا تعلق اور رابطہ مضبوط کرنے کی طرف بھی سامعین کو توجہ دلائی۔

صدارتی خطاب

آخر میں محترم صدر صاحب نے خدام الاحمدیہ کو ان کے عہد کی طرف توجہ دلائی اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم ؎

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

کی طرف بھی ان کی توجہ مبذول کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں خدام الاحمدیہ کے فرائض اور لائحہ عمل بیان کیا گیا ہے۔ اس کی طرف خدام کو پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ آخر میں صدر محترم نے خدام الاحمدیہ کے اراکین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کی کتب پڑھنے کی بھی ترغیب و تحریک فرمائی۔

بالآخر دعا کے ساتھ یہ روحانی مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی الحمد للہ۔

چند حسین یادیں

ص ۷ سے آگے

خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

جن بھائیوں نے اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق و سعادت پائی انہوں نے خدا تعالیٰ کی ان رحمتوں برکتوں اور نصرتوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ اور ربانی باتوں اور حقائق و معارف کی باتوں کو سن کر اپنے ایمانوں کو صیقل کیا اور روحانی برکات سے اپنی جھولیاں بھر کر بامراد اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ لیکن کئی ہیں جو اپنی مجبوریوں کے سبب باوجود نیت و دلی خواہش کے جلسہ میں شریک نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ جو علام الغیوب ہے ان کی مجبوریوں سے آگاہ ہے جن کی مجبوریاں حقیقی تھیں اللہ تعالیٰ یقیناً ان کو ان [illegible] برکات سے حصہ عطا فرمائے گا جن سے حاضرین متمتع ہوئے۔ انشاء اللہ

البتہ یہ امر ضرور ہے کہ ارادہ و نیت کے ساتھ ساتھ کوشش و تدبیر بھی ضروری ہے ؎

عزم محکم ہو تو ہوتی ہیں بلائیں پسپا
کتنے طوفان پلٹ دیتا ہے ساحل تنہا

جلسہ سالانہ کی روحانی برکات کا کسی قدر تذکرہ کرنے کے بعد ہم اس آسان اور سہل تدبیر کو احباب کے سامنے پیش کرتے ہیں جن کو ابھی سے بروئے کار لا کر اگلے جلسہ سالانہ تک ایک کثیر تعداد مخلصین کی اپنے آپ کو اس قابل بنا سکتی ہے کہ وہ بآسانی اس عظیم جلسہ سالانہ کی روحانی برکات سے متمتع ہونے کے لئے مقررہ تاریخوں میں قادیان آ سکیں اور یہ تدبیر بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیان فرمودہ ہے امید ہے احباب اس کو گرہ باندھ لیں گے اور اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس روحانی جلسہ میں اور بھی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں آنے کی فکر رکھیں اور اگر تدابیر اور قناعت سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا توقف سرمایہ میسر آ جائے گا گویا سفر مفت میسر ہو جائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش چند روز سے بوجہ کھانسی بیمار ہیں بعض دفعہ کھانسی بہت شدت اختیار کر جاتی ہے

۲۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ کی اہلیہ محترمہ کے پیٹ پر ورم ہے۔ علاج جاری ہے۔

احباب ان ہر دو مریضوں کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:

خاکسار۔ بشیر احمد خادم درویش

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار بدر خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر)

اسلامی اتحاد و اخوت

تقریر بر موقعہ سالانہ جلسۂ مستورات از محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ پٹنہ

اسلام نے جہاں ہمیں شخصی آزادیاں عطا کی ہیں وہاں اس نے جمہوری طور پر ہم مسلمانوں کو اخوت اور اتحاد محبت و اخلاص کا ایک ایسا معاشرہ بخشا ہے جس کی مثال دنیا کی کسی قوم میں نظر نہیں آتی۔ ہم آزاد رہ کر بھی اپنے دوسرے بھائی بہنوں سے الگ نہیں رہ سکتے۔ پہلے تو ہمارے فرائض اپنے خلیفہ کے احکامات کی تعمیل ہوتے ہیں، پھر والدین کی خدمت بیوی بچوں اور رشتہ داروں کی خدمات ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی پڑوسیوں اور پھر ساری انسانیت کا اہم رشتہ ہم سے جوڑ دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی جس عظیم تعلیم اور حکمتوں سے ہمیں نوازا ہے۔ اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا بار بار احساس بھی دلایا ہے اور اس پر عمل کرنے کے لئے سخت سے سخت تاکید بھی کی ہے اگر ہم اپنے گھروں میں سنت اور نوافل کی نمازیں ادا کر سکتے ہیں تو ساتھ ہی ہمیں فرض نمازوں کے لئے مسجدوں میں جانے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ مسجدیں ہماری عبادت گاہیں ہوتی ہیں، جہاں امیر، غریب، کالے گورے تعلیم یافتہ اور جاہل ہر قسم کے مسلمان ایک ہی صف میں کھڑے ہوکر اپنے خالق کے آگے اپنا سر جھکاتے ہیں، مسجدوں کی نمازیں ہمیں اتحاد کا سبق سکھاتی ہیں۔ پھر اتحاد کا یہ نظارہ جمعہ کی نماز میں اور زیادہ وسیع ہو جاتا ہے پھر عیدین کی اخوت اور محبت بھری نمازیں اور بھی وسیع تر ہو جاتی ہیں ان ساری اجتماعی نمازوں کے اثرات ہمارے دل و دماغ پر بڑے گہرے طور پر پڑتے ہیں اور مسلمانوں کے اس اتحاد اور اخوت اور تنظیم کو دیکھکر دوسری قومیں حیران رہ جاتی ہیں کہ ان کے مذہب میں نہ تو چھوت چھات کی لعنت ہے اور نہ امیری اور غریبی کا فرق۔ پھر ان اجتماعی نمازوں کے بعد حج بیت اللہ کے فرائض پر نظر ڈالئے جہاں لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے کونے کونے سے مسلمان آکر جمع ہوتے ہیں اور اپنے رب العالمین کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ اب ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ آخر ان اجتماع کے لئے ہمیں بار بار تاکید کیوں کی گئی ہے۔ ہم جب بھی غور و فکر سے کام لیتے ہیں تو یہی احساس ہوتا ہے کہ سارے مسلمان چاہے وہ جس نسل کے بھی ہوں وہ ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے تسبیح کے دانے ہیں، ایسے دانے جس پر صرف خدائے واحد کی حمد پڑھی جاتی ہے۔ سوائے مسلم قوم کے یہ اتحاد و محبت یہ خلوص و یگانگت کی مذہبی تعلیم کہیں نظر نہ آئے گی۔ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ اسلام کی یہ تعلیم کتنی اہم نفسیاتی اور پُرحکمت ہے تو ہم حیران ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم صرف مسجدوں کی نمازوں اور حج بیت اللہ کے طواف تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ یہ ہماری اور آپ کی ہر لمحہ گذرتی ہوئی زندگی کے ساتھ ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسی حکم کے ذریعہ ہم دنیا والوں کے دلوں کو جیت سکتے ہیں، اتحاد و اخوت اور خلوص و یگانگت کی روشنی ہی دنیا کے اندھیروں کو دُور کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کا راستہ دکھانے والی ہے۔ اور اسی پیار کے راستوں پر چل کر مسلمانوں نے دنیا کے دلوں کو جیتا ہے۔ ہماری تاریخیں ان واقعات سے بھری پڑی ہیں۔ اور انشاء اللہ اسی پیار و محبت سے ہم ساری دنیا کو جیت لیں گے۔

ہمارا یہ موجودہ زمانہ بڑے بحرانی دور سے گذر رہا ہے۔ ایک طرف مادہ پرستی کا انتہائی زور ہے، سائنس نئے نئے انکشاف کے دروازے کھول رہی ہے۔ علم اپنے عروج پر پہونچا ہوا سمجھا جاتا ہے، دنیا اس وقت کئی حصّوں میں بٹی ہوئی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنے رسول اکرمؐ کے ذریعہ اور قرآن مجید میں ہمیں ان ساری باتوں سے آگاہ کر دیا تھا۔ ان سارے بحران، ساری ترقیاں اور ساری کامیابیوں کو دیکھکر ہمارا دل خوشیوں سے جھوم اُٹھتا ہے اور بے اختیار ہمارے لبوں پر اللہ تعالیٰ کی شان میں حمد اور اپنے آقا رسول اکرمؐ کے لئے درود و سلام جاری ہو جاتے ہیں۔ پھر ہمارا دل اُمنگوں سے بھر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس دورِ ثانی میں بھی اسلام کو ضرور اپنی شوکتیں اور کامیابیاں عطا فرمائے گا اور اپنے بچھڑے ہوئے بندوں کے دلوں کو اپنی محبتوں کے نور سے منور کر کے اپنے قدموں پر جھکائے گا اور پھر سارے غیر اللہ اس دنیا سے مٹا دئے جائیں گے۔ ہمارے اس اتحاد میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکمت رکھی ہے کہ ہم اپنے بھائیوں اور بہنوں کی ضرورتوں سے آگاہ رہیں اور ان کا ہر ایک دکھ ہمارا اپنا دکھ ہو اور انکی ساری خوشیاں خود ہماری اپنی مسرتیں بن جائیں۔ اور اس طرح ہم سارے مسلمان محبت و پیار کے ناطے سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار بن جائیں اور پھر یہی مضبوط دیوار دنیا کی ساری انسانیت کی پناہ گاہ بن جائے گی۔

عزیز بہنوں! اسلام کا یہ دورِ ثانی جس سے ابھی ہم گذر رہے ہیں۔ ہم سے قربانیاں بھی طلب کر رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سچے احمدی اسی وقت سمجھے جائیں گے جب ہم اپنے آپ کو جہاد کے میدان میں قربانیاں پیش کرنے والے ثابت کریں گے۔ اِس وقت کا جہاد اپنے نفس کو خدائے تعالیٰ کے لئے قربان کر دینے کا نام ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی جو بنیاد ڈالی تھی اُس تحریک کی شاندار کامیابیوں کو دیکھکر دنیا حیران ہے۔ تحریک جدید کے کارناموں کو دیکھیں اور پھر غور کریں کہ صرف سادہ زندگی گذارنے کا ہمارے امام نے ایک بہت ہی ہلکا سا حکم دیا تھا مگر اسی چھوٹے سے حکم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کتنی سعید روحوں کو اپنے نور سے منور کر دیا ہے الحمدللہ علیٰ ذالک۔

ہمارے عظیم خدا نے جہاں انسان کے سینوں میں دھڑکتا ہوا دل بنایا ہے وہاں ان دھڑکنوں میں محبت و پیار کو کھینچ لینے والی مقناطیسی کشش بھی ڈال رکھی ہے۔ اسی لئے تو میں عرض کرتی ہوں کہ ہم قومی اور مذہبی طور پر ایک اجتماعی معاشرہ رکھنے والے ہیں، اسلامی محبت و پیار کا حقیقی نظارہ قادیان اور ربوہ کے جلسوں پر دیکھئے جہاں اللہ تعالیٰ نے ہر نسل اور ہر قوم میں سے چُن چُن کر سعید روحوں کو ہمارے درمیان اکٹھا کر دیا ہے ہزاروں میل کی دوری سے یہ پیاری ہستیاں آتی ہیں ان کی زبانیں مختلف ہیں پھر بھی انکی آنکھوں سے خلوص و محبت کے جام چھلکتے نظر آتے ہیں۔ صوبوں اور ملکوں کی کوئی دوری ہمارے درمیان نہیں محبت کی شادابی سے چہرے کھلے ہوئے ہیں اور ایسا لگتا ہے جیسے ہم جنم جنم سے ایک دوسرے کے ساتھ رہتے چلے آئے ہیں۔ امارت و غربت کا فرق یہاں مٹ جاتا ہے۔ اور ہر ایک دِل اللہ تعالیٰ کی محبتوں سے معمور رہتا ہے۔

اب آخر میں مَیں اپنی بہنوں سے گذارش کروں گی کہ اپنے کمزور غریب اور مجبور احمدی بھائی بہنوں اور انکے اہل و عیال پر خاص طور سے توجہ دیں۔ ایک ہفتہ۔ دو ہفتہ یا کم از کم ایک مہینے پر ان کے گھروں پر جا کے انکی ضرورتوں کی دیکھ ریکھ کیا کریں، لجنات کی بہنیں اپنی کوششوں سے پُرانے اور پھٹے پرانے کپڑے اکٹھے کر کے اپنی غریب بہنوں کی امداد کر سکتی ہیں۔ اور انکی بیماریوں کا علاج کرا سکتی ہیں۔ اِسی طرح ہماری معذور بہنیں اور بھائی پیسے کی تنگیوں سے اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتے ہیں ایسی صورت میں اگر ہم تحریک جدید کے پیش نظر اپنے اخراجات میں تھوڑی سی کمی کر کے جماعت کے بچوں کیلئے مفید کام کر سکتے ہیں تو یہی بچے آگے چل کر دین کے خادم بن کر تاریخ کا ایک اہم باب بھی بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسلام کو جلد از جلد ساری دنیا میں غالب کر دکھائے اور خدا کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے وہ بابرکت دِن دیکھ لیں ✦

درخواستِ دُعا

جماعتِ احمدیہ بمبئی کے درج ذیل افراد مختلف بیماریوں کی وجہ سے علیل ہیں۔ خاکسار مبلغ ۵/ روپے اعانت بدر اور ۵/ روپے درویش فنڈ میں ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے سب کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔

خاکسار۔ عبدالشکور ہریکر قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی۔

۱۔ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ سلسلہ۔ ۲۔ مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت۔ ۳۔ مکرم عبد الباری صاحب۔ ۴۔ مکرم انعام الٰہی صاحب۔ ۵۔ مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ (ہسپتال میں زیر علاج ہیں)۔ ۶۔ مکرمہ مریم بی صاحبہ۔ ۷۔ مکرم بی عبد الحمید صاحب۔

منقولات

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق

پروفیسر فری لینڈ ایبٹ پی۔ایچ۔ڈی کے تاثرات

چند اقتباس ڈاکٹر فری لینڈ ایبٹ (Freeland Abbott) کی تصنیف "اسلام اینڈ پاکستان" مطبوعہ کورنل یونیورسٹی پریس۔ اتھیکا۔ نیو یارک (Cornell University Press, ITHACA, NEW YORK.) سے قارئین بدر کے لئے پیش ہیں۔

ترجمہ: ۔ مسلمانوں نے براہین احمدیہ کے پہلے دو حصوں کو جو ۱۸۸۰ء میں شائع ہوئے اُن کو پسند کیا۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں عقلی اور منطقی دلائل اسلام کی حقیقت کے لئے پیش کئے اور قرآن کی برتری دوسری مذہبی کتب پر ثابت کی۔ آپ نے ۱۸۸۹ء میں بیعت قبول کرنے کا اعلان فرمایا۔ جماعت احمدیہ کی منظم طریق سے یہاں سے ابتداء ہوئی۔ بیعت کی ایک شرط یہ تھی کہ کسی بھی انسان کو خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ دُکھ دینا جائز نہیں۔ یہ ایسی بات تھی کہ حضرت سید احمد شہید کو بھی اس سے اختلاف کی گنجائش نہ تھی۔

نیز حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب جو آپ نے اپنی وفات سے ایک یا دو روز پہلے لکھی۔ اُس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو آپس میں صلح و آشتی سے رہنے کی تلقین فرمائی پروفیسر ایبٹ اپنی اس کتاب میں لکھتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد نے اس دلچسپ اور مخلص دل سے لکھی ہوئی کتاب میں مسلمانوں اور ہندوؤں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کریں۔

(کتاب اسلام اینڈ پاکستان صفحہ ۱۵۱ تا ۱۵۷)

قرآن کی بعض آیات کے منسوخ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر موصوف رقمطراز ہیں:۔ عام علماء کا خیال ہے کہ قرآن کی بعض آیات منسوخ ہیں۔ اور حضرت سید ولی اللہ نے غور و خوض کے بعد منسوخ آیات کی تعداد کو کم کر دیا ہے۔ لیکن حضرت مرزا احمد علیہ السلام کے اعتقاد کے مطابق قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور دائمی سچائی۔ اُس کا کوئی حصہ بھی منسوخ نہیں۔ (ایضاً صفحہ ۱۵۳)

۲۔ مسیح نے کبھی الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا

۵ نومبر گذشتہ اخبار ایوننگ بلیٹن جو کہ فلاڈلفیا شہر (امریکہ) سے شائع ہوتا ہے۔ اُس میں یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل کے بیان کے مطابق کتاب دی میتھ آف گاڈ اِن کارنیٹ (THE MYTH OF GOD INCARNATE) جو اس سال پہلے برطانیہ سے شائع ہوئی تھی۔ اب اُس کو امریکہ میں عیسائیوں کا فرقہ پریسبیٹیرین (Presbyterian) شائع کرنیکا انتظام کر رہا ہے۔ تاکہ عوام و خواص اس کتاب کے مضمون سے آگاہی کے بعد آپس میں بحث و تمحیص کر سکیں۔

اخبار ایوننگ بلیٹن لکھتا ہے۔

ترجمہ:۔ اس کتاب کا لب لباب عام فہم زبان میں یوں بیان ہوا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی بھی خود الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا اور اُن کو اقانیم ثلاثہ میں اقنوم ثانی قرار دئے جانا انجیل کے نزول کے بعد کی اختراع ہے۔ نیز عیسائی کہلانے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو معبود تسلیم کیا جائے۔

اس کتاب میں سات عیسائی سکالروں کے دس مضامین ہیں۔ بعض نے ایک سے زائد مضامین لکھے ہیں۔ جان ہیک اور فرانسس ینگ (خاتون) نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا مظہر قرار دیا ہے۔ (مرسلہ مکرم سید عبد العزیز صاحب آف نیوجرسی (امریکہ))

جلسہ سالانہ ربوہ کے کوائف (بقیہ صفحہ ۲)

محترم امام صاحب نے فرمایا لندن سے جو جرنلسٹ میرے ساتھ آئے ہوئے ہیں انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک لاکھ کے قریب افراد سے مصافحہ کرنا ان کے مسائل سُننا اور پھر آپ کے چہرہ پر ہمہ وقت مسکراہٹ کھیلتی دیکھ کر نہایت حیرت واستعجاب کا اظہار کیا۔ نیز فدائیوں کی والہیت اور ان کے عقیدتمندانہ جذبات کو جو ان کے لئے بالکل نئی بات تھی، دیکھ حیران و ششدر رہ گئے۔ آخر میں محترم امام رفیق ۴۴

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبہ کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکر الٰہی کا ایک مخصوص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر، یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

۴۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳۔۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(الف) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔

(ب) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

سلہ تسبیح و تحمید:۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

درود شریف:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

اخبار قادیان

★۔ دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں گورونانک دیو یونیورسٹی کی طرف سے بی۔اے کا نتیجہ نکلا۔ عزیز نصیر احمد صاحب حافظ آبادی، انعام الحق صاحب قریشی اور محمد لطیف صاحب موسلی بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ کامیابی مبارک کرے آمین۔

★۔ گذشتہ دنوں مکرم محمد شفیع صاحب درویش دوکاندار کو دل کا حملہ ہوا۔ امر تسر ہسپتال میں E.C.G وغیرہ لیا گیا اب قدرے افاقہ ہے لیکن ڈاکٹروں نے مکمل آرام کی ہدایت کی ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

★۔ مکرم بہادر خانصاحب کافی دنوں سے بوجہ پیرانہ سالی اور اعصابی تکلیف کے عارضہ سے کمزور چلے آرہے ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔

★۔ مورخہ ۲۲/۱۲ کو مکرم قریشی سید احمد صاحب درویش کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نو مولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

★ قادیان ۳ جنوری۔ آج ۹½ بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حاضر الوقت کثیر التعداد درویشان کرام کے ساتھ قافلہ لندن کو اجتماعی دُعا کے ساتھ رخصت کیا۔ اس کے چند منٹ بعد مکرم امام رفیق صاحب اور اخبار دی ڈیلی ٹیلیگراف کے نمائندہ کو مع ان کے دوسرے ساتھی کے کشمیر کے سفر کیلئے بعد اجتماعی دُعا رخصت کیا۔

۴۴ صاحب نے بتایا کہ جلسہ کے بعد ایک ملاقات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پچھلے دس دنوں سے مجھے رات کو دو سے ڈھائی گھنٹوں سے زائد سونے کا موقع نہیں ملا۔ قارئین کرام اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارا پیارا امام کسقدر معمور الاوقات ہے اور کس قدر بار ہے جماعتی ذمہ داریوں کا آپ کے کندھوں پر۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی خاص تائید سے ان سب ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق دیتا چلا جائے آمین۔

اللہ تعالیٰ کے حضور ہر آن دُعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے محبوب امام ہمام کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپکی بابرکت قیادت میں وہ دن جلد دکھائے جب ساری دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پستے ہیں بالآخر وہ اِک دن اپنے ہی ستم کی چکّی میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا!

محترم جناب ثاقب صاحب زیروی نے اپنی یہ نظم جلسہ سالانہ کے دُوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے قبل پڑھی۔ (ایڈیٹر بدر)

فرصت ہے کسے جو سوچ سکے پس منظر اِن افسانوں کا
کیوں خواب طلب سب خاک ہوئے کیوں خون ہوا ارمانوں کا
تاریخ کے سینے میں اب تک ہیں دفن وہ سارے ہنگامے
اِنسان کے ہاتھوں دُنیا میں کیا حال ہُوا اِنسانوں کا
طاقت کے نشے میں چُور تھے جو توفیقِ نظر جن کو نہ ملی
مفہوم نہ سمجھے وہ ناداں قُدرت کے لکھے فرمانوں کا
پستے ہیں بالآخر وہ اِک دن اپنے ہی ستم کی چکّی میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا
کم مایہ ہیں پر قُدرت نے ہمیں احساس کی دولت بخشی ہے
ہر آنکھ سے آنسو پونچھیں گے دُکھ بانٹیں گے سب انسانوں کا
جب زخم لگے تو چہروں پر پھُولوں کا تبسّم لہرائے
فرزانوں کا اِتنا ظرف کہاں یہ حوصلہ ہے دِیوانوں کا
اَے صبر و رضا کے متوالو! اُٹھو تو سہی دیکھو تو سہی!
طوفانوں کے مالک نے آخر رُخ پھیر دیا طوفانوں کا
جھنکار پہ سونے چاندی کی ہوتا ہے ضمیروں کا سودا
اِس دورِ ترقی میں یارو خطرہ ہے بہت ایمانوں کا
اب آئے جو یار کی محفل میں جاں رکھ کے ہتھیلی پر آئے
اِس راہ پہ ہر سُو پہرہ ہے کم فہموں کا نادانوں کا
ہم دینِ ہُدیٰ کے پرچم کو اُونچا ہی اُڑاتے جائیں گے
جو طوفانوں کے پالے ہوں کیا خوف اُنہیں طوفانوں کا
آندھی کی طرح جو اُٹھے تھے اب گرد کی صورت بیٹھے ہیں
ہے میری نگاہوں میں ثاقبؔ انجام بلند ایوانوں کا

منقولات

ذہنی حالت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے مسٹر بھٹو کو کمرہ عدالت سے نکال دیا گیا

اُن پر اپنے وکیل کو بھرے اجلاس گالی دینے کا الزام

بھٹو نے کہا کہ میں پہلے ہی ذہنی طور پر پریشان ہوں اب میری توہین کی گئی ہے!

عنواناتِ بالا کے تحت اخبار پرتاپ جالندھر میں حسبِ ذیل تفصیلی خبر شائع ہوئی ہے جسے قارئینِ بدر کے افادہ علم کے لئے ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔ عبرت حاصل کرنیوالے افراد اس صورت حال سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کے حرف بحرف پورا ہونے کا ایک عبرت انگیز پہلو مشاہدہ کر سکتے ہیں ——— (ایڈیٹر بدر)

"لاہور 26 دسمبر۔ روزنامہ امروز نے یہ خبر شائع کی ہے کہ سابق وزیر اعظم مسٹر بھٹو کو ذہنی حالت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے کمرۂ عدالت سے نکال دیا گیا۔ اور اُن کے خلاف مقدمہ کی کارروائی ان کی عدم موجودگی میں ہوتی رہی۔ "امروز" کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لاہور ہائیکورٹ میں نواب محمد احمد خان کے مقدمۂ قتل کی کارروائی آج وقفہ کے بعد بھٹو کی غیر موجودگی میں جاری رکھی گئی۔ عدالتِ عالیہ نے قرار دیا کہ بھٹو ذہنی طور پر اس قابل نہیں ہیں کہ مقدمہ کی کارروائی کے دوران عدالت میں موجود رہ سکیں۔ لہٰذا ضابطۂ فوجداری کی دفعہ 540۔ اے کے تحت مقدمہ کی کارروائی آج ملزم کی غیر موجودگی میں جاری رکھی جائے گی۔ ڈی ایم اعوان نے عدالت کو بتایا کہ میرے مؤکل نے کہا ہے کہ وہ ذہنی طور پر اس قابل نہیں کہ مقدمہ کی کارروائی کے دوران عدالت میں حاضر رہ سکیں لیکن عدالت نے اس سے اتفاق نہ کیا۔ وقفہ سے قبل جب مقدمہ کی کارروائی آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کی گئی تو ڈی ایم اعوان نے عدالت سے درخواست کی کہ وقفہ میں مزید پندرہ منٹ کا اضافہ کر دیا جائے۔ اس موقعہ پر مسٹر بھٹو نے ڈی ایم اعوان سے کہا کہ "ڈیم اٹ" (گالی کے انداز میں لعنت بھیجنا) عدالت نے بھٹو سے کہا کہ وہ اپنے وکیل کو عدالت کے اندر گالی نہ دیں اور اس مقصد کے لئے وہ عدالت سے باہر جا سکتے ہیں۔ بھٹو نے کہا کہ مَیں نے گالی نہیں دی۔ لیکن عدالت نے اصرار کیا کہ بھٹو نے ڈی ایم اعوان کو گالی دی ہے۔ بھٹو اپنی کرسی سے اُٹھے۔ اور کہا کہ مَیں پہلے ہی ذہنی طور پر پریشان ہوں۔ میری توہین کی گئی ہے۔ اس پر عدالت نے بھٹو کو باہر نکال لینے کا حکم دیا اور کہا کہ اُنہیں اس وقت عدالت میں لایا جائے جب اُن کی ذہنی حالت دُرست ہو جائے۔ جب بھٹو عدالت سے باہر چلے گئے تو عدالت نے ڈی ایم اعوان سے کہا کہ وہ اپنے مؤکل کو بتا دیں کہ اُن کا یہ رویہ درست نہ تھا۔ اور ان کے رویہ کی بنیاد پر عدالت جیل قوانین کے مطابق کارروائی کر سکتی ہے۔ اس کے بعد عدالت نے کچھ دیر کے لئے کارروائی ملتوی کر دی۔ اور بعد میں ملزم بھٹو کے بغیر موجودگی عدالت کی کارروائی جاری رہی۔ نوائے وقت کی رپورٹ کے مطابق قائم مقام چیف جسٹس مسٹر مشتاق حسین نے وکلاء صفائی کو ہدایت کی کہ وہ آپس میں مشورہ کر کے فاضل عدالت کو آگاہ کریں کہ آیا اس مقدمۂ قتل کی سماعت سردیوں کی چھٹیوں میں بھی کی جانی چاہیئے یا نہیں؟ اس پر مسٹر بھٹو کے وکیل نے جب اپنے سائل سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں اس کی پروا نہیں کرتا۔ فاضل قائم مقام چیف جسٹس نے مسٹر بھٹو سے دریافت کیا کہ انہوں نے فاضل عدالت کے سامنے توہین آمیز رویہ کیوں اختیار کیا ہے؟ مسٹر بھٹو نے اس کی تردید کی۔ اس پر فاضل قائم مقام چیف جسٹس نے انہیں دوبارہ باور کرایا کہ انہوں نے ایسا کیا ہے۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ مَیں آج سخت پریشان ہوں۔ فاضل عدالت نے اُنہیں باور کرایا کہ اُن کی پریشانی سے فاضل عدالت کا وقار تو متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد مسٹر بھٹو اپنی نشست سے اُٹھے۔ اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ کافی ہو چکی ہے اور اب میں مزید توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ اسوقت مسٹر بھٹو سخت غصے میں تھے۔ اُن کے اس رویہ کے باعث فاضل قائم مقام چیف جسٹس نے کمرۂ عدالت میں ایک ایس۔ پی مسٹر ظفر اللہ خاں کو ہدایت کی کہ انہیں باہر لے جائیں اس کے بعد فاضل عدالت نے وکیل صفائی مسٹر ڈی ایم اعوان کو بتایا کہ اس فاضل عدالت کا وقار ہر صورت میں برقرار رکھا جائے گا خواہ کوئی شخص اس مُلک کا وزیر اعظم رہ چکا ہو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انھیں فاضل عدالت کا وقار ملحوظ رکھنا ہوگا۔"

(منقول از روزنامہ "پرتاپ" جالندھر مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۷ء صفحہ ۲)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
Phone :- 76360.

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325/52686 P.P.

ورائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

چپل پروڈکٹس کانپور
مچھلیا بازار ۴۲/۲۹

جلسہ سالانہ قادیان پر آنے والے مہمانانِ کرام کی خدمت میں

مقامی جنتا پارٹی کی طرف سے دعوتِ عصرانہ

مورخہ ۲۰ دسمبر شام پانچ بجے تعلیم الاسلام کالج (سکھ نیشنل کالج) کے میدان میں مقامی جنتا پارٹی کی طرف سے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے دعوتِ عصرانہ کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ اس میں شرکت کے لئے مقامی عہدیداران کی قیادت میں مہمانانِ کرام تعلیم الاسلام کالج پہنچے۔ وہاں پر مجلسِ استقبالیہ منعقد ہوئی۔ اس میں سب سے پہلے شری رام پرکاش صاحب پربھاکر نے سب احباب کو خوش آمدید کہا۔ اور انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ آپ احباب نے ہماری دعوت کو قبول فرمایا۔ اس کے بعد جناب پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ نے پنجابی زبان میں جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے بھی اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ مختلف علاقوں اور ملکوں کے مہمانوں کو اپنے سامنے دیکھ کر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ ان کے بعد جناب سردار کشمیرا سنگھ صاحب چیئرمین نے بھی خوش آمدید کہا ـــــ!

بعد ازاں مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ نے بھاٹیہ صاحب کی تقریر کا انگریزی ترجمہ سنایا۔ بعدہٗ محترم مظفر احمد صاحب ظفر امیر قافلہ امریکن وفد نے انگریزی زبان میں تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ ہمارے مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مذاہب سے محبت و پیار سے پیش آنے کی تعلیم دی ہے۔ جماعت احمدیہ اسی اصول پر عمل پیرا ہے۔ آج مجھے اس تقریب میں شامل ہو کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔

آخر میں محترم سید فضل احمد صاحب ایم۔ اے نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اس برادرانہ سلوک پر اِس مجلسِ انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

ازاں بعد مہمانانِ کرام کی چائے اور دیگر مٹھائیوں وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء دے۔ آمین ؛

ناظر امورِ عامہ قادیان

احمدی انجینئر صاحبان توجہ فرماویں

ایسے احمدی انجینئر حضرات جن کو بلڈنگس اور عمارات کی تعمیر اور مرمت وغیرہ کا تجربہ ہو، مہربانی فرما کر اپنے نام اور پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ ان سے دار المسیح اور دیگر مقدس مقامات کی مرمت اور دیرپا حفاظت کے بارہ میں نیز دیرپا سفید پینٹ کے بارے میں مشورہ مطلوب ہے ؛

ناظر اعلیٰ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ـــ وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلص بھائیوں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے کر رکھے ہیں اُن میں سے اکثر وعدے خدا کے فضل سے وصول ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ادائیگی کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

جن مخلصین کے وعدوں کی رقوم ابھی تک وصول نہیں ہوئیں، اُن کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے خطوط کے ذریعہ سے یاد دہانی کروائی جا چکی ہے۔ ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق رقوم بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

یہ تحریک، احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں ؛

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی طرف سے

جلسہ پر آنے والے مہمانانِ کرام کی خدمت میں دعوتِ عصرانہ

مورخہ ۲۱ دسمبر بعد نمازِ عصر محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے اپنے مکان پر ہر سال کی طرح اس سال بھی جلسہ سالانہ پر آنے والے معززین کے لئے ایک دعوتِ عصرانہ کا انتظام فرمایا جس میں مقامی احباب کے علاوہ مختلف ملکوں اور ہندوستان کے مختلف صوبوں سے آنے والے مہمانانِ کرام نے شرکت فرمائی۔ سردار ستنام سنگھ صاحب نے سب سے معانقہ اور مصافحہ فرمایا۔ بعد ازاں استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سب سے پہلے جناب منوہر لال صاحب ثریا پرنسپل خالصہ ہائی سکول نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے بتایا کہ تین سال قبل جماعت احمدیہ ہمسایہ ملک پاکستان میں ایک امتحان سے گزری ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت اس امتحان میں سے کامیاب و کامران ہو کر نکلی ہے۔ اور اس جماعت کو تنگ کرنے والے بھی اللہ کی گرفت سے بچ نہ سکے۔

اس کے بعد محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور بتایا کہ اس جماعت سے میرے تعلقات محبت اور پیار کی بنیادوں پر قائم ہیں۔ میں نے اس جماعت کی سچائی اور صداقت کی وجہ سے ہمیشہ ہی اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ آپ نے بتایا کہ ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ خیز دور میں میں سرگودھا سے ترکِ وطن کر کے یہاں پہنچا۔ وہاں ہمارے گاؤں میں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور ان کے عزیز و اقارب نے ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا جو کہ اس جماعت کے فرد تھے۔ پھر یہاں (قادیان) میں بھی پچھلے تیس سالوں میں، میں نے جماعت کا سلوک بہت ہی محبت بھرا اور پیار بھرا پایا۔ پس آج میں اس بات سے بڑی خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ آپ نے میرے غریب خانہ پر پہنچ کر چائے کی پیالی قبول فرمائی۔ میں آپ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اِس تقریر کے بعد محترم حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے بھی مختصر سی تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کی ابتداء اس شعر سے فرمائی ؎

زاہدِ تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں

آپ نے فرمایا، ثریا صاحب نے جماعت کے بارے میں یہ تذکرہ کیا کہ جماعت ہمسایہ ملک میں امتحانوں کے دور سے گزری۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ باقی مسلمان ہم سے اس لئے بھی نفرت کرتے ہیں کہ ہم حضرت کرشن جی۔ رام چندر جی اور بابا نانک رح سے محبت و پیار کرتے ہیں۔ بعد ازاں حضرت میاں صاحب نے فرمایا، ہماری جماعت سیاسیات سے بالا ہے۔ یہ ایک خالص مذہبی جماعت ہے جس کو یہ تعلیم ملی ہے کہ تمام انسانوں سے محبت و پیار کا سلوک کرو۔ اور جماعتِ احمدیہ اسی اصول پر عمل پیرا ہے۔ باجوہ صاحب جماعت کے ساتھ پیار و محبت کا سلوک کرتے ہیں اور جماعت بھی اُن کے اس جذبہ اور سلوک کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جیسا کہ آپ دوستوں کو علم ہے کہ اس دفعہ جماعت احمدیہ نے جنتا پارٹی کو ووٹ دے کر کامیاب کروایا۔ اور اگر باجوہ صاحب بھی قادیان سے کانگریس کے ٹکٹ پر الیکشن لڑتے تو ہم نے ان کو ووٹ نہیں دینا تھا۔ اور ان کو اس بارہ میں واضح رنگ میں آگاہ کر دیا گیا تھا کہ ہمارے ووٹ **اس دفعہ جنتا امیدوار کو ڈالے جائیں گے** اور ووٹ کا حق چونکہ ہر ہندوستانی شہری کو حاصل ہے اور ہم بھی اپنے حق کو جس طور پر مناسب سمجھتے ہیں اس کا استعمال الیکشن کے وقت کرتے ہیں۔ اور ہم کسی سیاسی پارٹی کی ممبرشپ قبول نہیں کرتے۔ بہر حال باجوہ صاحب سے ہمارا تعلق پیار و محبت کی بنیادوں پر قائم تھا اور اب بھی ہے۔

آخر میں جملہ مہمانوں اور علاقہ نواسیوں کی چائے اور دیگر مٹھائیوں وغیرہ سے تواضع کی گئی ـــ!!

اللہ تعالیٰ محترم باجوہ صاحب کو اُن کے اِس خلوص اور پیار کی بہترین جزا دے۔ آمین ؛

ناظر امورِ عامہ قادیان

ترسیلِ زر اور انتظامی اُمور کے متعلق مینیجر بدر کو اور مضامین کے بارہ میں ایڈیٹر بدر کو تحریر فرمائیں!